فراعینِ مصر

• ——— غلام جیلانی برق

دینِ براہیمی کی تاریخ میں مصر و فراعین مصر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں مصر کا ذکر چار بار آیا ہے اور فراعین کا تہتر بار۔ ایک فرعون وہ تھا جس کے زمانے میں ابراہیمؑ واردِ مصر ہوئے تھے۔ ایک وہ جس نے حضرت یوسفؑ کو وزیر مالیات مقرر کیا تھا۔ ایک وہ جس نے حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد کو مصر میں بسایا تھا۔ ایک وہ جس کے گھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پلے تھے۔ ایک وہ جو خروج کے وقت مصر کا حکمران تھا۔ ایک وہ جس نے حضرت سلیمانؑ کو اپنی بیٹی دی تھی۔ اور کئی دیگر۔ فراعین کتنے تھے؟ یہ کب سے کب تک برسر اقتدار رہے؟ ان کے نام کیا تھے؟ ان سوالات کے جواب نہ تو ہماری کتبِ تفاسیر میں ملتے ہیں اور نہ ہی کتبِ تاریخ میں۔ اور نہ اس موضوع پر کوئی محققانہ کتاب عربی، فارسی اور اردو میں لکھی گئی ہے اور اس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ مصر میں آثارِ قدیمہ کی دریافت کا کام آج سے سوا سو سال پہلے شروع ہوا تھا اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ان کھدائیوں سے جو آثار یعنی کتبے، اوزار، برتن، قبریں، عمارات اور الواح برآمد ہوئی ہیں ان سے ہمارے مورخین و مفسرین محروم رہے تھے۔ ان پر صرف محققینِ مغرب نے کچھ مقالات نیز کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً:

J - Ḥ. Breasted کی History of Egypt

W. M. F Petri کی History of Egypt from the Earliest Times to the 30th Dynasty

M. K.Hall کی The Ancient History of the Near East

بائبل سے متعلق انسائیکلوپیڈیاؤں میں ایک ایک مقالہ۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی اردو میں منتقل نہیں ہوا۔ ۱۹۲۱ء میں محمود اعظم فہمی نے ایک فرانسیسی مقالہ "قدیم سلطنت مصر" کا اردو ترجمہ اپنی کتاب "تاریخ

ملل قدیمہ" دطبع مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ بسنہ ۱۹۲۱ء) میں شامل کیا تھا۔ لیکن وہ اس لحاظ سے ناقص ہے کہ اس میں سنہ ۱۹۲۱ء کے بعد کے انکشافات شامل نہیں ہیں۔ نیز اس نے فراعنہ کے کئی سلسلے نظر انداز کر دیئے تھے۔

بہرحال مآخذ مذکورہ سے جو اطلاعات دستیاب ہوئی ہیں وہ حاضر ہیں۔

فراعنہ کے سلسلے

تمام محققین اس بات پر متفق ہیں کہ فراعنہ کے کل تیس سلسلے تھے جو تقریباً پانچ ہزار برس تک برسر اقتدار رہے ان کے اقتدار کا آغاز تقریباً پانچ ہزار قبل مسیح میں ہوا تھا اور خاتمہ ۳۳۹ قبل از مسیح۔ ہمیں تمام فراعنہ کے نام نہیں ملے بلکہ صرف وہی نام ملے ہیں جو پتھروں، تختیوں اور مقبروں پر کندہ تھے۔

پہلا سلسلہ

انسائیکلوپیڈیا برطانیکا (جلد ۸، طبع ۱۹۵۰ء۔ ص ۶۹) کے مطابق پہلے سلسلے کا بانی مینس (Menes) تھا جس کا دارالخلافہ ہیلیوپولس[1] (Hieliopolis) تھا۔ اس کی حکومت اکسٹھ[2] برس رہی۔ یہ ایک دریائی گھوڑے کے حملہ سے ہلاک ہوا تھا۔ اس سلسلے کا ایک اور بادشاہ نارمر (Narmer) تھا جس کا نام ہیراکن پولس (Hieraconpolis) کی کھدائیوں میں ایک تختی پہ کندہ تھا۔ آحا (Aha) بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کے نام کی تختیاں دو مقبروں سے برآمد ہوئی ہیں ایک نگادا[3] (Nagada) میں تھی اور دوسری ابی ڈاس[4] (Abydos) میں منفس[5] شہر (Memphis) کا بانی غالباً یہی تھا۔

---

[1] نیل کے ڈیلٹا سے پانچ میل مشرق میں ایک شہر۔ جو مدت سے تباہ ہو چکا ہے [2] "تاریخ ملل قدیمہ ص ۱۹"

[3] نگادا، تھیبس (Thebes) کے شمال میں دس بارہ میل کے فاصلہ پر ایک شہر۔ کسی وقت تھیبس مصر کا پائے تخت تھا۔ یہ نیل کے دائیں کنارے پر واقع تھا۔ اور رامسس دوم کے زمانے میں انتہائے عروج پہ پہنچ گیا تھا۔ سٹینڈرڈ انسائیکلو پیڈیا ص ۱۴۱۱ء [4] ابی ڈاس: بالائی مصر میں نیل کے مغرب میں سات میل دور ایک شہر جو آج ربابا المدفون کہلاتا ہے (برطانیکا۔ ج ۱ - ابی ڈاس) [5] منفس قاہرہ سے چودہ میل جنوب میں واقع تھا۔ پیپلز انسائیکلوپیڈیا آف بائبل (از چارلس رینڈل۔ طبع شکاگو ۱۹۲۱ء ص ۱۳۹) کے مطابق منفس کا بانی مینس تھا۔

اس خاندان کے کل آٹھ بادشاہ تھے۔ جو تقریباً ۲۵۰ سال برسرِ اقتدار رہے۔

دوسرا سلسلہ

فراعین کے دوسرے سلسلے میں نو فرمانروا تھے ان کے نہ نام مل سکے ہیں۔ اور نہ واقعات، صرف اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے کہ ان کی قبریں ابی ڈاس میں تھیں۔

تیسرا سلسلہ

اس سلسلے کے سلاطین کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ قدیم آثار سے صرف تین بادشاہوں کے نام ملے ہیں۔ اوّل سنفرو (Snefru) جس نے صحرائے سینا کی ایک وادی مغارہ میں ایک کتبہ نصب کیا تھا نیز ممفس کے جنوب میں دو اہرام بنائے تھے

چوتھا خاندان

یہ خاندان تعمیر اہرام کی وجہ سے مشہور ہے اس دور کا آرٹ (نقش و نگار۔ فنِ تعمیر وغیرہ) اتنا بلند تھا کہ بعد کا مصری آرٹ ان بلندیوں تک نہ پہنچ سکا۔ اس سلسلے کے مشہور سلاطین یہ تھے۔ اوّل: خوفو (Chufu) اس نے ۲۳ سال حکومت کی اور ایک سو چالیس میٹر اونچا ہرم بنایا جس پر ایک لاکھ مزدوروں نے تیس سال کام کیا تھا۔ دوم: خفرن (Chephren) جس کا عرصۂ اقتدار ۶۶ سال تھا۔ اس کے جانشین کا نام مائی سری نس (Mycerinus) تھا۔ شپ سسکاف (Shepseskaf) اس سلسلے کا آخری فرمانروا تھا۔ سب کے سب ایک ایک ہرم کے بانی تھے۔ ابوالہول[1] بھی اسی سلسلے نے بنائے تھے یہ اہرام دراصل مقبرے ہیں جن میں ان بادشاہوں کی حنوط شدہ نعشیں ساز و سامان کے ساتھ رکھی گئی تھیں۔

---

[1] ابوالہول سے مراد پتھر کا ایک بہت بڑا سر ہے جس کا جسم ریت میں دب چکا ہے کچھ عرصہ پیشتر جب ریت کو ہٹایا گیا تو نیچے سے شیر کا بدن نکلا۔ اسے ماضی میں دیوتے کا مظہر سمجھا جاتا تھا۔ یہ ۱۹ میٹر اونچا تھا اور اس کے کان ایک ایک میٹر لمبے تھے۔ (تاریخ ملل قدیمہ ص ۲۳)

اوراب قاہرہ میوزیم کی زینت ہیں۔

پانچواں خاندان

یہ لوگ سورج کے پجاری تھے اپنے آپ کو سورج کا بیٹا سمجھتے تھے۔ معابد بنانے کے شوقین تھے انہوں نے اہرام بھی بنائے تھے۔ ایک ہرم سقارہ (ممفس) میں تھا اور اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا تھا۔ کہ اس پر ان کی ایک کتابِ سحر نیز رسوم عبادت کندہ تھیں۔

چھٹا خاندان

اس سلسلے کے مقبرے ملک بھر میں بکھرے ہوئے ہیں یہ لوگ جنگجو تھے۔ ہمسایہ ممالک پہ بار بار حملہ آور ہوتے تھے اس کا تیسرا بادشاہ پپی۔ اول (Pepi) یا فیاپس (Phiops) تھا۔ اس نے ایک ہرم ممفس کے نام سے بنایا تھا اور بعد میں اپنے پائے تخت سقارا کا نام بھی ممفس رکھ دیا تھا۔ دو دیگر بادشاہوں کے نام پپی۔ دوم اور مرنیر (Merenre) تھے۔ اس[1] سلسلے کے آخری بادشاہ نے ۹۴ سال حکومت کی تھی۔

ساتویں سے دسویں خاندان تک

ان خاندانوں کے کتبے اور دیگر آثار اب تک دریافت نہیں ہو سکے اس لیے ہم ان کے حالات سے ناواقف ہیں۔ ہمیں صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ اس دور میں باہر کے چند حملہ آوروں نے مصر کے بعض حصوں پر قبضہ کر لیا تھا اور ملک کے سکون کو درہم برہم کر دیا تھا ہمیں نہ ان کا کوئی کارنامہ معلوم ہے اور نہ عرصہ حکومت۔

مورخین نے فراعنہ کے پنج ہزار سالہ اقتدار کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اول۔ قدیم مصری سلطنت جو دسویں خاندان پہ ختم ہوئی۔ دوم۔ سلطنت وسطیٰ جو گیارھویں سے اٹھارھویں (اور بروایتے بیسویں) خاندان تک جاری رہی۔ سوم۔ آخری دور جو آخری بارہ یا دس خاندانوں پر مشتمل تھی۔

---

[1] برطانیکا۔ جلد ۸ صفحہ

گیارھواں سلسلہ

اس سلسلے کا پایۂ تخت تھیبس تھا۔ اس کے بادشاہ منتحاپ (Menthotp) کہلاتے تھے۔ ان کا ایک فرمانروا نب ہاپ (Nibhotp) بہت بڑا فاتح تھا جس نے اپنی سلطنت میں گرد و نواح کے کئی علاقے شامل کر لیے تھے۔ ایک اور بادشاہ کا نام نب ہیپری (Nebhepre) تھا۔ اس کا بنایا ہوا ایک معبد کھدائیوں سے برآمد ہوا ہے اس کے جانشین کا نام سن خیری (Sankhere) تھا۔ سلطنت وسطیٰ کا آغاز اسی سلسلے سے ہوا تھا۔

بارھواں خاندان

یہ سلسلہ نشیبی مصر سے بالائی مصر (صعید) میں چلا گیا تھا اور وہاں ایک شہر طِب[1] کو دارالحکومت بنا لیا تھا اور ملک کے شمال و جنوب میں ایک حفاظتی دیوار بنائی تھی۔ اس سلسلے کے تیسرے فرعون اُمینِم ہی[2] نے آب نیل کو جمع کرنے کے لیے کئی بند اور جھیلیں بنائی تھیں جن میں سے ایک جھیل ممفس سے چند میل جنوب میں تھی۔ اور اُس وقت جھیل موِرِس (Moeris) کہلاتی تھی۔ یہ آج بھی موجود ہے۔ اور اس کا موجودہ نام برکۃ القرون ہے اس دَور کے بعض مقبروں سے دودھ دوہنے، کاشت کاری اور معماری کی تصویریں برآمد ہوئی ہیں جن سے ان کے رہن سہن اور تہذیب و تمدن پر کچھ روشنی پڑتی ہے نیز اس زمانے کی ایک کتاب ہاتھ لگی ہے جس میں مصنف اپنے بیٹے کو کہتا ہے :-

" اے بیٹے پیشہ وروں کی زندگیاں بہت تلخ ہوتی ہیں کوئی کام انشاء پردازی سے بہتر نہیں۔ کہ اس سے عزت اور بڑا عہدہ ملتا ہے۔"

اس کے آٹھ بادشاہوں کے نام اور ان کی مدت حکومت کتبوں سے متعین ہو چکی ہے۔ ان کے مقبرے بہت خوب صورت ہیں۔ نیا دارالحکومت امینم ہی سوم نے بنایا تھا۔ اس سلسلے کے آثار سارے ملک میں پائے

---

[1] برطانیکا میں نئے دارالحکومت کا نام لِشط دیا گیا ہے ممکن ہے کہ طب اور لشط ایک ہی شہر کے نام ہوں لشط ممفس سے ۲۵ میل جنوب میں تھا۔

[2] (Amenemhe)

جاتے ہیں۔ اوران کے اہرام صرف لشط میں ہیں

اس سلسلہ کے چند فراعین کے نام یہ ہیں۔

(۱) امینم ہی ——— اوّل

(۲) امینم ہی ——— دوم

(۳) اس کا جانشین سن وُوسری۔ دوم (Senwosri - II) تھا جس کا ایک ہرم لشط کے قریب ملا ہے۔

(۴) امینم ہی ـــ سوم۔ سَن وُوسَری دوم کا جانشین تھا اس نے دو ہرم بنائے تھے۔ ایک جھیل مورس کے قریب اور دوسرا فیوُم کے پاس۔ اس کا عرصہ اقتدار چھیالیس برس تھا۔ مرنے کے بعد اس کی مورتی کی پرستش کی جاتی تھی۔

(۵) امینم ہی چہارم کا عرصہ حکومت بہت مختصر تھا۔

(۶) اس خاندان کی آخری سربراہ ایک عورت تھی سَبکَ نِیفرُو[1] نامی جس کا نام امینم ہی۔ سوم کی ایک عمارت بَیبی دِ مُقتلہ کے کھنڈرات سے ملا ہے اس خاندان کے آٹھ بادشاہوں نے ۲۱۳ سال حکومت کی تھی۔

سلسلہ تیرہ سے سترھواں

تیرھویں سے سترھویں خاندان تک کے بادشاہوں کے نام ہمیں معلوم نہیں صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ انہی سے ایک سلسلہ چرواہوں کا تھا جنہیں مصری ھائیکسس (Hyksos) کہتے تھے۔ اس لفظ کے معنی ہیں "چور" برطانیکا اسے سولھواں سلسلہ بتاتا ہے اور صاحب ملل قدیمہ (ص۲۹) اسے پندرھواں سمجھتا ہے۔ یہ چرواہے ان جنگلوں میں آباد تھے جو شام اور مصر کے درمیان واقع تھے۔ جب ان کی آبادی اور ان کے ریوڑ بڑھ گئے تو یہ غذا اور پانی کی تلاش میں مصر پہ چڑھ دوڑے اور ڈیلٹا پہ قابض ہو کر ممفس کو دارالخلافہ اور اپنے ایک امیر سلاطیس (Salatis) کو بادشاہ بنا لیا۔ سلاطیس نے سویز کے کنارے پہ اتنا بڑا

---

[1] (Sebeknefru)

قلعہ بنایا جس میں ڈھائی لاکھ سپاہی رہ سکتے تھے ان لوگوں نے مصر پر تقریباً دو تین سو سال تک حکومت کی۔ حضرت یوسف علیہ السلام، ان کے بھائی اور حضرت یعقوب علیہ السلام اسی خاندان کے زمانہ میں مصر گئے تھے۔ یہ نسلاً اسرائیلی تھی۔ لیکن بعض انہیں[1] عرب سمجھتے ہیں اور ارم بن سام بن نوح کی اولاد۔ اس خاندان نے بھی اہرام بنائے تھے۔ قرآن مجید نے ان کے بارے میں کہا ہے۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ ۔ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۔ (الفجر ۶-۷)

(کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے اونچے ستونوں (اور عمارات) والے عادِ ارم (ارم کی اولاد عاد) سے کیا سلوک کیا تھا ؟)

اٹھارھواں خاندان

اس[2] خاندان نے گرد و نواح کے علاقوں کو مصر میں شامل کر کے اسے ایک امپائر بنا دیا تھا۔ اس کا بانی اماسس (Amasis) یا احموسی (Ahmosi) تھا۔ اس نے چرواہوں کو نہ صرف ختم کیا بلکہ فلسطین تک ان کا تعاقب کیا اس کے جانشین امینوفس اول (Amenophis - I) نے مغرب میں لیبیا، جنوب میں حبشہ کو فتح کیا تھا۔

۱۵۴۰ ق م میں تھموسس اول (Tuthmosis - I) مسند نشین ہوا۔ اس نے تیس سال

---

[1] صاحب "ادب العرب" کی تحقیق یہ ہے کہ ارم بن سام بن نوح کی اولاد عادِ اولیٰ کہلاتی تھی۔ یہ لوگ بابل کے حکمران تھے۔ ان کا مشہور بادشاہ حمورابی تھا۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (۲۳۰۰ تا ۳۰۰۰ ق م) کا معاصر تھا۔ اس کا قانون یا ضابطہ مشہور ہے جو بابل کے ایک پرانے مینار پر کندہ تھا۔ ان کا ایک بادشاہ شداد تھا جو مصر پر قابض ہو گیا تھا اور وہاں چرواہا بادشاہ کہلاتا تھا۔ یہ لوگ عمان و عدن کے درمیانی علاقے احقاف کے رہنے والے تھے اور وہیں سے اٹھ کر پہلے بابل اور پھر مصر میں پہنچے تھے۔

عاد کو ایک مرتبہ اور بھی عروج حاصل ہوا تھا اور ان کا یہ دور عادِ ثانیہ کہلاتا ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام عادِ ثانیہ کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ ثمود عاد ہی کی ایک شاخ تھی جو تبوک میں اَلْ صالح میں آباد تھی۔ (زبیدہ احمد: ادب العرب، بریلی ۱۹۳۶ء ص ۲۳) [2] برطانیکا۔ ج ۸ - طبع ۱۹۵۰ء ص ۲

حکومت کی اور سلطنت کی مشرقی حدود دریائے فرات تک پھیلا لیں۔ ۱۵۱۰ ق م میں اس کا لڑکا تھتموسس دوم تخت پر بیٹھا اس نے صرف دس سال حکومت کی اور ۱۵۰۰ ق م میں تھتموسس سوم اس کا جانشین بنا اس نے ۴۵ سال حکومت کی اور سلطنت کی مشرقی حد کو فرات سے آگے تک پھیلا لیا۔ ۱۴۴۶ ق م میں اس کی بیوی ہت شپ سُت (Hatshepsut) سریر آرا ہوئی۔ یہ مذہبی عورت تھی اس لیے اس نے معابد بنوائے اور جا بجا اپنے نام کی تختیاں لگوائیں جب ۱۴۲۱ (ق م) میں اس کا انتقال ہوا۔ اور امینوفس۔ دوم تخت پر بیٹھا۔ تو مشرق کے کئی بادشاہوں نے بغاوت کر دی۔ چنانچہ یہ ایک بہت بڑی فوج لے کر فرات سے آگے تک نکل گیا سات بادشاہوں کو پکڑ لایا اور انہیں اَمُّون (Ammon) دیوتا کے سامنے ذبح کر دیا۔ اس کی وفات پر اس کا بیٹا امینوفس سوم مسند نشین ہوا۔ اس نے کافی عبادت گاہیں بنوائی تھیں۔ اس کے نام کی الواح یونانی جزائر سے بھی ملی ہیں۔ اس نے دیوتوں کے دو مجسمے بھی بنائے تھے۔ جب[1] ان میں سے ایک مجسمہ ایک زلزلے کی وجہ سے قدرے ٹوٹ گیا۔ تو ہر صبح طلوعِ آفتاب کے بعد اس سے تارِ چنگ کی صدا نکلتی تھی۔ مصریوں کا خیال یہ تھا کہ یہ دیوتا طلوعِ آفتاب پر خوشی کے گیت گاتا ہے۔ بعد میں جب مغربی روم کے ایک بادشاہ سپٹینی (Septinee) نے اس کی مرمت کرائی تو یہ آواز بند ہو گئی۔

[2]۱۳۶۰ ق م میں امینوفس چہارم تخت نشین ہوا۔ یہ آفتاب پرست تھا اس نے باقی تمام دیوتے معابد سے نکال دئے اور تھیبس کو چھوڑ کر بالائی مصر میں نیل کے مشرقی کنارے پر العمرسند کے نام سے ایک نیا دارالخلافہ بنا لیا اس نے صرف سترہ برس حکومت کی۔

۱۳۵۰ ق م میں پہلے اس کا ایک داماد تُوتن خَتون (Tutankhaton) اور پھر دوسرا تُوتن خَمُون برسرِ اقتدار آیا۔ ان کا عرصہ حکومت بہت مختصر تھا انھیں ایک فوجی سردار ہرم ہب (Harem Hab) نے معزول کر کے تخت خود سنبھال لیا۔ توتن خمون اٹھارویں سلسلے کا آخری فرعون تھا۔

انیسواں خاندان

اس کا بانی رامسس۔ اول تھا لیکن اس نے صرف دو سال حکومت کی اس کا جانشین اس کا لڑکا سیتی اول

---

[1] ملل قدیمہ ص۳۱ [2] برطانیکا ۸ ص۴۲،

تھا۔ اس وقت شام بھی مصر کا ایک صوبہ تھا۔ سیتی شام سے نکل کر حتیوں[۱] (Hittite) سے جا الجھا۔ اور عموریوں[۲] (Amorites) کو تباہ کر دیا۔ اس کے بعد ۱۲۹۲ ق م میں رامسس دوم مسندِ نشیں ہوا۔ اور ۶۷ سال حکومت کی۔ اس نے مصر کو اپنی یادگاروں سے بھر دیا۔ شعراء نے اس کے قصائد لکھے اس کا ایک ایسا مجسمہ دستیاب ہوا ہے جو نوّے فٹ اونچا ہے۔ یونانی مورخوں کا خیال ہے کہ اس بادشاہ نے شام، ایران، افغانستان اور ہند کو بھی فتح کیا تھا لیکن ابھی تک اس پر کوئی یقینی شہادت نہیں مل سکی۔ اس کی نعش قاہرہ کے میوزیم میں محفوظ ہے۔

منپتاہ (Mineptah) رامسس۔ دوم کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے آباء کی بہت سی یادگاریں اپنی طرف منسوب کر لی تھیں۔ صاحب ملل قدیمہ[۳] اسے فرعونِ موسےٰ[۴] قرار دیتا ہے۔ منپتاہ کے بعد سیتی دوم، سوم، ملکہ توسری (Tousri) امین مسّی (Amenmesse) اور سپتاہ (Siptah) برسرِ اقتدار آئے یہ سب نااہل اور کاہل تھے۔ ان کے بعد رامسس سوم کا والد سِتنخت (Setnekht) بادشاہ بنا اور چھ سات سال حکومت کی

---

[۱] حِت کنعان بن سام بن نوح ع کا بیٹا تھا۔ اس کی اولاد ۲۰۰۰ ق م کے بعد ایشیائے صغیر کے ایک حصہ پر قابض ہو گئی یہ لوگ حِتّی کہلاتے تھے۔ (برطانیکا)

[۲] عموری: کنعان کے لوگ جو بنی اسرائیل سے پہلے وہاں آباد تھے (برطانیکا)

[۳] ملل قدیمہ صـ۳۱

[۴] برطانیکا کے مطابق اس کا باپ رامسس دوم ۱۲۲۵ ق م میں فوت ہوا تھا اور یہ ۱۲۲۵ ق م میں تخت نشیں ہوا۔ دوسری طرف موسےٰ علیہ السلام کی تاریخ ولادت و وفات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے لیکن قول راجح یہی ہے کہ آپ کی ولادت ۱۵۷۱ ق م اور وفات ۱۴۵۱ ق م میں ہوئی تھی اور یہ فرعون (منپتاہ) ولادت موسےٰ سے ۳۴۶ سال بعد تخت نشین ہوا تھا۔ بائبل کے ایک انسائیکلوپیڈیا "پیپلز بائبل انسائیکلوپیڈیا" میں لکھا ہے کہ فرعونِ موسےٰ کے متعلق محققین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض انیسویں خاندان کے رامسس سوم کو، بعض منپتاہ کو اور بعض پتھامن (Pthamon) کو جو ۱۷ ویں سے بیسویں خاندان تک کسی ایک سے تعلق رکھتا تھا۔ (چارلس رینڈل، پیپلز بائبل انسائیکلوپیڈیا شکاگو ۱۹۲۱، صـ۸۵۳)

پھر رامسیس[1] سوم آیا جس نے مصر کو پھر دوبارہ ایک عظیم ملک بنا دیا۔ اس نے ۳۲ سال تک حکومت کی

بیسواں سلسلہ

اس خاندان میں نو[1] رامسس تھے۔ آخری رامسس دوازدہم تھا۔ یہ سب نا اہل اور نکمے تھے۔ ان سب کی مدت حکومت اسی سال تھی۔ رامسس نہم کے زمانے میں قحط پھیل گیا۔ لوگوں نے سرکاری گودام، بازار اور شاہی مقبرے لوٹ لیے اور ممیاں جلا دیں۔ آخری رامسس کو دارالحکومت کے پادری ہری ہور نے ۱۱۰۰ ق م میں تخت سے اتار دیا۔ اور خود اقتدار پر قابض ہو گیا۔

اکیسواں سلسلہ

اکیسویں سلسلے کے سلاطین اصلاً لیبیا کے رہنے والے تھے جو پادری ہری ہور کے زیر اثر تھے فراعنہ بعض اوقات لیبیا سے فوج بھرتی کیا کرتے تھے۔ ان میں سے کئی سپاہی اور افسر مصر میں آباد ہو گئے تھے اور یہ سلسلہ انہی پر مشتمل تھا۔ اس[2] سلسلے کے صرف دو نام ہم تک پہنچے ہیں۔ شی شانک (Sheshonk) اور اوسرکان (Osorkon) برطانیکا انہیں بائیسویں سلسلے کا فرعون قرار دیتا ہے۔ پیپلز اکیسویں کا۔

بائیسواں سلسلہ

اس سلسلے کے نام ہم تک نہیں پہنچے صرف اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے کے عہد میں حبشہ جو اس وقت مصر کا ایک حصہ تھا خودمختار ہو گیا تھا۔

تیئیسواں خاندان

اس سلسلے کے صرف ایک فرعون کے نام کا ہمیں علم ہوا ہے یعنی پاک ہورس

---

[1] صاحب ملل قدیمہ رامسس سوم کو بیسویں سلسلے کا پہلا بادشاہ سمجھتا ہے (ملل قدیمہ ص ۳۷) اور برطانیکا اسے انیسویں سلسلے کا آخری قرار دیتا ہے۔ [2] پیپلز بائبل انسائیکلوپیڈیا ص ۲۳۹

اس کے عہد میں مصر اپنے دفاع کے قابل نہیں رہا تھا چنانچہ اس پر کبھی اہلِ حبشہ قابض ہو جاتے تھے اور کبھی اشوری۔

چوبیسواں خاندان

تاریخ اس سلسلے کے اسماء اور واقعات سے نا آشنا ہے۔

پچیسواں خاندان

اس سلسلے کے سلاطین حبشہ کے رہنے والے تھے۔ اس[1] کے بانی کا نام سباکن (Sabacan) تھا۔ اس نے ملک میں سڑکوں اور نہروں کا جال بچھا دیا تھا۔ اسی زمانے میں اشوریوں نے مصر پر حملہ کر کے اس وقت کے فرعون اسٹر ہدن (Assarhadden) کو مصر سے نکال دیا تھا اور مصر کو اپنا صوبہ بنا لیا تھا۔

چھبیسواں خاندان

اس خاندان کا بانی سیمٹیکس (Pasammetichus) تھا۔ یہ ۶۶۳ ق م میں تخت نشین ہوا اور ۶۱۰ ق م میں وفات پائی۔ اس وقت مصر بارہ ریاستوں میں بٹا ہوا تھا۔ ایک دن ان سلاطین کو پتہ چلا کہ جو[2] بادشاہ پیتل کے برتن میں فتاۃ دیوتا کے سامنے شراب پیش کرے گا وہ سارے مصر کا حاکم بن جائے گا چنانچہ سارے بادشاہ نذر پیش کرنے کے لیے معبدِ فتاۃ میں جمع ہوئے لیکن معبد کا کاہن گیارہ جام لایا سب نے ایک ایک جام لے لیا اور سیمٹیکس خالی رہ گیا۔ اس نے اپنے خود میں، جو پیتل کا بنا ہوا تھا شراب پیش کر دی اور دیگر سلاطین نے اسے دھکے مار کر معبد سے نکال دیا۔ ایک دن ہاتفِ غیبی نے اسے بتایا کہ بہت جلد پیتل کی زرہوں میں ملبوس دریائی آدمی تمہاری مدد کریں گے۔ ایک دن وہ دریا کے کنارے ٹہل رہا تھا کہ کشتیوں سے چند سپاہی جو پیتل کی زرہوں میں ملبوس تھے اترے اور بادشاہ کی قیادت میں آگے بڑھے، باقی گیارہ سلاطین کو شکست دے کر مصر کو پھر متحد کر دیا۔ اس کے جانشین نیکو (Necho) نے

---

[1] : چیمبرز بائبل انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۲۳۹، [2] : ملل قدیمہ صفحہ ۴۲

مصر کی حدود کو فرات تک وسیع کرلیا اور دریائے نیل کے دہانے سے ایک نہر نکال کر بحیرہ قلزم میں ڈال دی۔ اس کے بعد ہوفرا (Hophra) ۵۹۴ — ۵۷۰ ق م، پھر اماسس دوم تخت نشین ہوا اس کی وفات ۵۲۵ ق م میں ہوئی تھی۔ یہی وہ سال ہے جب ایران نے مصر پہ قبضہ کرلیا تھا اور یونان کا مشہور مورخ ہیروڈوٹس مصر کی سیاحت کر رہا تھا۔

ستائیسواں خاندان

ستائیسواں سلسلہ ایرانی بادشاہوں پر مشتمل ہے ان میں سے پہلا سائرس اعظم کا لڑکا کیمبیسس — (Cambyses) تھا۔ ایرانیوں نے مصر پہ ۱۱۲ سال حکومت کی اور بالآخر قدیم شاہی نسل کے قدم ایک شہزادے اُمرطیس (Amertaeus) نے ایرانیوں کو مصر سے نکال دیا۔

اٹھائیسواں خاندان

اس خاندان کا بانی امرطیس تھا ہم اس خاندان کے دیگر سلاطین اور ان کے واقعات سے بے خبر ہیں۔

انتیسواں خاندان

اس سلسلے کا پہلا بادشاہ نفوریت (Nefeuret) تھا اس کے بعد ہاکر (Hakor) اور پھر نفوریت دوم تخت نشین ہوا باقی بادشاہوں کے نام ہمیں نہیں مل سکے۔

آخری خاندان

آخری خاندان کے سلاطین آرٹ کے بہت شوقین تھے۔ یہ شوق ان کے آثار سے عیاں ہے ۳۷۹ ق م میں ایران نے دو لاکھ کی فوج سے مصر پہ حملہ کیا اور شکست کھائی۔ اس وقت نیکٹانی بس اوّل (Nectanebes) کی حکومت تھی اس کے جانشین کا نام ٹیاس (TEOS) یا ٹیچاس (TACHOS) تھا۔ اسے فوج نے معزول کرکے ایک اور فرعون نخطربیب (Nekhtarheb) کو بادشاہ بنا دیا۔ کچھ دیر بعد اس پہ ایرانیوں نے حملہ کردیا اور یہ مصر سے بھاگ کر حبشہ میں چلا گیا اور

یوں فراعنہ کا طویل سلسلہ ختم ہو گیا۔ جب ۳۳۹ ق م میں اسکندر اعظم مصر پر حملہ آور ہوا تو اس وقت وہاں ایرانیوں کی حکومت تھی۔ اسکندر کے جرنیلوں میں جلد پھوٹ پڑ گئی اور مصر پر جنرل بطلیموس کی حکومت قائم ہو گئی یہ سلسلہ بطالسہ کے نام سے مشہور تھا۔ مصر پر ان کا اقتدار تین سو سال قائم رہا۔ ۳۰ ق م میں مصر سلطنتِ رومہ کا ایک حصہ بن گیا اور ۶۴۲ء میں حضرت عمرو بن عاص نے اسے خلافتِ راشدہ میں شامل کر لیا۔

فراعین اور انبیاء

بعض ایسے فرعون بھی تھے جن کا واسطہ کسی نبی سے پڑا تھا ان میں سے مشہور یہ ہیں۔

(۱) فرعونِ ابراہیم علیہ السلام۔ اس کا تعلق پندرھویں خاندان سے تھا۔ مورخین کا خیال ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ۲۰۸۱ ق م میں مصر گئے تھے اور اس وقت سلاطیس کی حکومت تھی جو پندرھویں خاندان کا بانی تھا۔ پیپلز انسائیکلو پیڈیا میں (Pharaoh) کے تحت درج ہے کہ اس وقت بارھویں خاندان کی حکومت تھی اور فرعونِ یوسف تیرھویں خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔

(۲) فرعون یوسف علیہ السلام کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ بعض کے ہاں یہ بارھویں خاندان کا بانی سسر ٹیسن اوّل۔ (Sesertesen - I) تھا جس کے ایک کتبے میں قحط کا ذکر ہے اور بعض کے ہاں اس کا تعلق چرواہوں کے خاندان سے تھا۔ کلیسا کے ممتاز[1] مورخ یوسیبیس (Eusebius) کی رائے یہ ہے کہ وہ پندرھویں خاندان کا زمانہ تھا اور فرعون[2] کا نام اپافس (Apophis) تھا۔ یہ اس خاندان کا چھٹا بادشاہ تھا۔ یہ ۲۶ سال برسر اقتدار رہا (۱۸۷۶ سے ۱۸۵۰ ق م تک) اسی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وزیر مالیات مقرر کیا تھا اور اسی کے زمانے میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر میں وفات پائی تھی۔ پیپلز انسائیکلو پیڈیا کی تحقیق یہ ہے (ص ۸۵۳) کہ فرعون یوسف کا تعلق تیرھویں[3] خاندان سے تھا۔ اور اس کا نام آسر ٹیسن سوئم (Osirtesen - III) تھا۔

(۳) فرعون موسیٰ علیہ السلام۔ یہ فرعون کاہنوں کی اس پیش گوئی کے پیشِ نظر، کہ ایک اسرائیلی اسے

---

[1] یوسیبیس فلسطین کا باشندہ تھا ولادت ۲۶۴ء اور وفات ۳۴۰ء یہ مصر میں چلا گیا تھا اور وہیں فوت ہوا اسے چرچ ہسٹری کا باوا آدم سمجھا جاتا تھا (سٹینڈرڈ انسائیکلو پیڈیا ص ۴۶۵) [2] ڈکشنری آف دی بائبل ص ۵۲۵

تخت سے محروم کر دے گا، ہر اسرائیلی بچے کو مار ڈالتا تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ کو بھی ولادت کے بعد مارنا چاہا لیکن ان کی والدہ نے انہیں ایک ٹوکری میں رکھ کر دریا میں بہا دیا اور دریا نے اس ٹوکری کو عین اس مقام پر پہنچا دیا۔ جہاں فرعون کی بیٹی سیر کر رہی تھی۔ وہ بچے کو گھر لے گئی اور یوں موسیٰ فرعون کے گھر میں پلنے لگے۔ عام خیال یہ ہے کہ اس فرعون کا تعلق تیرھویں یا چودھویں خاندان سے تھا لیکن ایک رائے یہ بھی ہے کہ شاید اس کا تعلق سولہویں یا سترھویں خاندان سے ہو۔ یہ ولادتِ موسیٰ علیہ السلام (غالباً ۱۷۳۲ ق م) سے قدرے پہلے تخت نشین ہوا تھا اور اس کی مدت حکومت چالیس برس سے بھی کچھ زیادہ تھی۔

۴۔ فرعون اور بنی اسرائیل کا خروج۔ خروج سے مراد مصر سے بنی اسرائیل کی ہجرت ہے مہاجرین[1] کی تعداد چھ لاکھ کے قریب تھی اور یہ ہجرت ۱۶۵۲ ق م میں ہوئی تھی۔ اس وقت کا فرعون خروج سے سال بھر پہلے تخت نشین ہوا تھا اس نے پہلے ہجرت کی اجازت دے دی۔ لیکن بعد میں جب بڑے بڑے جاگیرداروں زمینداروں اور امیروں نے فرعون سے پوچھا کہ ہمارے ہل کون چلائے گا۔ مکان کون بنائے گا۔ اور بوجھ کون اٹھائے گا تو فرعون اپنے فیصلہ پر نادم ہو گیا اور انہیں واپس لانے کے لیے تیز رفتار گھوڑا گاڑیوں اور ہزارہا سواروں کے ساتھ ان کے تعاقب میں نکل پڑا۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ بحر قلزم کو عبور کر کے پار نکل گئے تھے۔ فرعون بھی ان کے پیچھے چل پڑا[2]! ذرا آگے گیا تو پانی کی موجوں

---

[1] ۔ تورات کی چوتھی کتاب "گنتی" کے مطابق ان کی صحیح تعداد چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو پچاس تھی۔ (گنتی — ۱/۴۶)

[2] ۔ یہاں پر قصۂ فرعون سے متعلق ایک دوسری روایت کا تذکرہ بے جا نہ ہوگا۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت موسیٰ مصر کو چھوڑتے وقت کس راہ سے وادیٔ سینا میں داخل ہوئے تھے۔ (مدیر)

نیپولین کے مشہور سوانح نگار ایبٹ اپنی معروف کتاب "نیپولین کی زندگی" میں لکھتا ہے:

"ایک دن نیپولین اپنے چند جانثاروں کے ہمراہ بحیرۂ احمر کے اس مقام کی سیاحت کو نکلا جس کے متعلق یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ تین ہزار سال پیشتر وہاں سے آلِ اسرائیل گزرے تھے۔ اس وقت سمندر جزر میں تھا اور اس کی تہہ خشک ہو رہی تھی۔ نیپولین اور اس کے ساتھی ہموار ریت کے اوپر گھوڑے دوڑاتے ہوئے ایشیا کے ساحل تک جا پہنچے۔ وہاں چند دلچسپ

(باقی اگلے صفحہ پر)

نے اسے دبوچ لیا۔ اس وقت غیب سے آواز آئی۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۔ (یونس ۔ ۹۲)

(آج ہم تمہارے بدن کو بچا کر رکھیں گے تا کہ تو بعد کی نسلوں کے لیے ایک سبق بن جائے)

بعد میں کسی لہر نے اس کی نعش کو ساحل پہ پھینک دیا۔ اس کے باقیماندہ فوجی اسے اٹھا کر لے گئے اور پوری رسوم سے دفن کر دیا۔ آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے جب مصر میں کھدائیاں شروع ہوئیں اور تمام ممیاں یعنی حنوط شدہ نعشیں قاہرہ میوزیم میں جمع ہونے لگیں تو ۱۹۲۳ء میں اس فرعون کی نعش بھی کہیں سے نکل آئی۔ ماہرین نے اسے پہچان لیا اور میوزیم میں پہنچا دیا۔ آج جو شخص اس میوزیم میں داخل ہوتا ہے اس کی سب سے بڑی آرزو یہی ہوتی ہے کہ وہ اس نعش کو سب سے پہلے دیکھے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

چیزوں نے نپولین کی پوری توجہ کو اپنی طرف مبذول کر لیا اور وہ ان کے متعلق باتیں کرتا رہا حتیٰ کہ شام ہو گئی۔ جب اس نے واپسی کا عزم کیا تو شفق غائب ہو چکی تھی اور ہر طرف اندھیرا چھا چکا تھا۔ تاریکی کی وجہ سے پارٹی راستہ بھول گئی۔ وہ ریگ زاروں میں راستہ تلاش کر رہے تھے کہ بحیرہ احمر میں لہر اُمڈ آئی اور پانی تیزی سے ان کے گرد پھیلنے لگا۔ رات تاریک تر ہوتی جا رہی تھی ادھر لہر ہر لحظہ اونچی ہو رہی تھی۔ بڑھتے ہوئے پانی میں گھوڑے بہت مشکل سے چل رہے تھے۔ پانی ان کے رکابوں تک پہنچ چکا تھا۔ تباہی یقینی نظر آ رہی تھی۔ اس نازک صورتِ حال میں نپولین اپنی مخصوص حاضر دماغی اور فیصلہ کی تیزی سے جو ہمیشہ اس کے کام آئی، اپنے آپ اور ساتھیوں کو بچا کر لے جانے میں کامیاب ہو گیا...... بڑھتے ہوئے سیل میں جب کہ پانی گھوڑوں کے سینوں تک پہنچ چکا تھا وہ بڑی دقت سے آدھی رات کو ہانپتے کانپتے ساحلِ افریقہ پر لوٹے۔ اس ساحل پر جب لہر مد پہ ہوتی ہے تو پانی ۲۲ فٹ تک چڑھ آتا ہے۔ نپولین نے واپس پہنچ کر کہا "اگر میں آج فرعون کے حشر سے دوچار ہو جاتا تو ساری عیسائی دنیا کے پادریوں کے ہاتھ ایک شاندار موضوع آ جاتا"

(Abbot's Life of Napolean. باب ۱۲ صفحہ ۹۷)

(۵) بائبل میں مذکور ہے کہ ایک فرعون نے اپنی بیٹی عذرا[1] علیہ السلام کے بیٹے مَرِدْ کو دے دی تھی۔ اس کا تعلق چھبیسویں یا ستائیسویں خاندان سے تھا۔

(۶) وہ فرعون جس نے اپنی سالی تہپنیز (Tahpenes) آل ابراہیم کے ایک بادشاہ ہدد ایڈومی[2] کو دی تھی۔

(۷) وہ فرعون جس نے اپنی ایک بیٹی حضرت[3] سلیمان علیہ السلام کو دی تھی۔

(۸) نیکو - یہ وہ فرعون ہے جس کا نام بائبل (۲ سلاطین ۲۳/۲۹-۳۰) میں آیا ہے۔

(۹) ہوفرا فرعون نیکو سے صرف چھ برس بعد تخت نشین ہوا تھا۔ ان دونوں کا تعلق چھبیسویں خاندان سے تھا۔ یہ غالباً ۵۹۰ ق م میں تخت نشین ہوا تھا اور اسی سال شاہ یہودا زدکیاہ[4] کی مدد کے لیے

---

[1] - عذرا علیہ السلام اور عزیر - غالباً ایک ہی شخصیت تھی۔ عذرا بابل میں رہتا تھا اور کیخسرو (۵۲۲ ق م) کی اجازت سے بنی اسرائیل کا ایک کارواں یروشلم میں لایا تھا کیخسرو دو تھے ایک وہ جو سائرس (۵۲۱ ق م) سے سات سال بعد تخت نشین ہوا تھا اور صرف آٹھ ماہ تک حکومت کرسکا۔ یہ غاصب تھا اور شاہی نسل سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔ دوسرا کیخسرو شاہی نسل سے تھا خسرو کا بیٹا اور دارا اوّل کا پوتا اس کی حکومت ۴۶۵ ق م سے ۴۲۵ تک تھی۔ عذرا نے غالباً غاصب کیخسرو سے اجازت لی ہوگی کیونکہ یہود کی واپسی کا سلسلہ سائرس کے زمانے سے شروع ہو گیا تھا اور دوسرے کیخسرو تک ختم ہو چکا تھا۔ عذرا کی طرف کئی کتابیں منسوب ہیں مثلاً تواریخ، کتاب عذرا، نحمیاہ، آستر، حزقی ایل اور دانی ایل۔ (ڈکشنری آف بائبل ص ۲۳ اور ص ۱۸۹)

[2] - ایڈوم حضرت اسحاق علیہ السلام کے پہلے فرزند عیسو کا عرف تھا۔ یہ حضرت یعقوبؑ کا جوڑا تھا اور چند منٹ پہلے پیدا ہوا تھا۔ ایڈوم کے معنی ہیں سرخ۔ چونکہ عیسو کا رنگ سرخ تھا اس لیے ایڈوم کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اس کی اولاد ایڈومی کہلاتی تھی جب انہیں شام کے ایک حصے پر حکومت ملی تو ان کے بادشاہ ہدد کہلانے لگے۔

(ڈکشنری آف بائبل ص ۱۵۸، ۲۲۱ اور ۵۲۴)

[3] - ۱. سلاطین ۹/۱۶

[4] - حضرت سلیمان کی وفات (۹۷۵ ق م) کے بعد ان کی سلطنت اسرائیل کے بارہ قبائل میں بٹ گئی تھی جنوبی فلسطین پر آل یہوداہ قابض ہو گئی اور شمالی پر دیگر قبائل۔ یروشلم یہوداہ کے قبضے میں تھا۔ شمالی سلطنت اسرائیل

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)